OPEN ACCESS

Al-Marjān Research Journal

Open Access
Al-Marjān
Research Journal
ISSN(E): 3006-0370
ISSN(P): 3006-0362
al-marjan.com.pk

Research Review of the Accusation of Rafd against Wakee ibn al- Jarrah, a narrator of the kutub al-sittah

کتب ستہ کے راوی وکیع بن جراح پر رفض کے الزام کا تحقیقی جائزہ

Authors Details

1. **Abdul Baqi** (Corresponding Author)
   PhD Scholar, Department of Islamic and Religious Studies, Hazara University, Mansehra, Pakistan.
   Email: **abdulbaqi@hu.edu.pk**
2. **Dr. Muhammad Ibrahim**
   Assistant Professor, Hazara University, Mansehra, Pakistan.

Citation

Baqi, Abdul, & Dr. Muhammad Ibrahim." Research Review of the Accusation of Rafd against Wakee ibn al- Jarrah, a narrator of the kutub al-sittah. "*Al-Marjān Research Journal* 3,no.4, Oct-Dec (2025): 209−221.

Submission Timeline

Received: Sep 16, 2025
Revised: Sep 27, 2025
Accepted: Oct 14, 2025
Published Online: Oct 21, 2025

Article QR

Publication & Ethics Statement

Published by *Al-Marjān Research Center*, Lahore, Pakistan.

© The Authors. No conflict of interest declared.

This is an open access article distributed under the terms of the **Creative Commons Attribution 4.0 International License (CC BY 4.0).**

ASIAN DIGITAL LIBRARY | INDEX COPERNICUS INTERNATIONAL | ISSN INTERNATIONAL STANDARD SERIAL NUMBER INTERNATIONAL CENTRE | HJRS HEC Journal Recognition System | DRJI Directory of Research Journal Indexing

Research Review of the Accusation of Rafd against Wakee ibn al- Jarrah, a narrator of the kutub al-sittah

کتب ستہ کے راوی وکیع بن جراح پر رفض کے الزام کا تحقیقی جائزہ

☆ عبدالباقی ☆ ڈاکٹر محمد ابراہیم

Abstract

This study critically reviews the accusation of Rafd against the highly reliable Hadith narrator, Wakee' ibn al-Jarrah (d. 197 AH), a foundational figure in the Six Canonical Books of Hadith (Kutub al-Sittah). Despite his status as an Imam affirmed by major Hadith scholars like Imam Ahmad ibn Hanbal, ibn Saad, ibn Hibban certain historical reports have questioned his creed. The research analyzes the isnad (chain of narration) and the content of these accusatory reports against the strong evidence of his widespread acceptance. The findings demonstrate that the accusation of Rafd is weak and unsubstantiated and is directly refuted by statements from Wakee' himself and reliable contemporary scholars, who testified to his correct beliefs. We conclude that Wakee' ibn al-Jarrah remains an authoritative and trustworthy Imam of Ahlus-Sunnah, and the charge of Rafd is not definitively proven upon scholarly investigation.

Keywords: Wakee' ibn al-Jarrah, Rafd, Al-Jarh wa al-Ta'deel, Kutub al-Sittah, Narrator of Hadith.

تعارف موضوع

علوم حدیث میں وکیع بن جراح (وفات: 197ھ) کا مقام امام، حافظ اور ثقہ مطلق کے طور پر تسلیم شدہ ہے۔ ان کی روایات حدیث کے مستند ترین مجموعوں کتب ستہ میں شامل ہیں، اور ان کی توثیق پر ائمہ جرح وتعدیل متفق ہیں۔ اس مسلمہ علمی حیثیت کے باوجود، قدیم مصادرِ رجال میں ان پر "رفض" کا الزام عائد کیا گیا ہے۔

اس تحقیق کی وجہ یہ ہے کہ اس الزام کی اسنادی صحت اور دلالت کا علمی جائزہ لیا جائے، بالخصوص جب موجودہ دور میں بھی بعض فکری حلقوں نے اس الزام کو دوبارہ اجاگر کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس مقالے کا مقصد یہ ہے کہ: (1) الزام کے ماخذ کو پرکھا جائے، (2) امام وکیع سے منقول تردید کو سامنے لایا جائے، اور (3) جمہور ائمہ حدیث کے متفقہ موقف کی روشنی میں یہ حتمی فیصلہ کیا جائے کہ کیا وکیع بن جراح پر رفض کا یہ دعویٰ تحقیقی معیار پر ثابت ہوتا ہے یا نہیں۔

آرٹیکل کی نوعیت:

یہ تحقیقی آرٹیکل مقالہ نگار کے پی ایچ ڈی مقالہ "کتب ستہ کے رواۃ پر رفض کے الزام کا تحقیقی جائزہ" سے ماخوذ ہے۔ اس تحقیق کا مقصد کتب ستہ کے راویوں پر رفض کے الزامات کی جامع جانچ پڑتال کرنا ہے۔ وکیع بن الجراح پر لگائے گئے الزام کا یہ تفصیلی جائزہ اسی تحقیقی منصوبے کا ایک اہم حصہ ہے۔

☆ پی ایچ ڈی اسکالر، شعبہ اسلامیات ودینیات، ہزارہ یونیورسٹی، مانسہرہ، پاکستان۔

☆ اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اسلامیات ودینیات، ہزارہ یونیورسٹی، مانسہرہ، پاکستان۔

بنیادی سوالات:

1. وکیع بن الجراح پر رفض کا الزام متقدمین میں سے کن اہل علم نے لگایا ہے؟
2. وکیع کے ہم عصر ائمہ جرح وتعدیل نے ان کے بارے میں کیا واضح موقف اپنایا ہے؟
3. وکیع بن الجراح کے اپنے بیانات اور رویہ اس الزام کے متعلق کیا ہے؟
4. موجودہ دور کے فکری حلقوں میں اس الزام کو دوبارہ اٹھانے کی کوششیں کتنی علمی بنیاد رکھتی ہیں؟

مبحث اول: تعارف راوی

نام، نسب

آپ کے نام نسب کے بارے میں خلیفہ بن خیاطؒ نے کہاہے کہ **وكيع بن الجراح الرواسي. يكنى أبا سفيان.**[1] وکیع بن جراح رواسی۔ ان کی کنیت ابوسفیان ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے راوی کا نام وکیع ہے۔ والد کا نام جراح ہے اور نسبت رواسی ہے اور کنیت ابوسفیان ہے۔ ابن حجرؒ نے کہاہے کہ **ابن مليح الرؤاسي بضم الراء وهمزة ثم مهملة أبو سفيان الكوفي**[2] وکیع بن جراح بن ملیح رُؤاسی ابوسفیان کوفی ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ راوی کے دادا کا نام ملیح تھا۔ اور رؤاسی میں ''ر'' کے بعد ہمزہ پڑھنا ہے۔ اور یہ کوفی ہیں۔

ابن سعدؒ نے آپ کا مکمل شجرہ نسب یوں بیان کیا ہے۔

> **وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ بْنِ مَلِيحِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْفَرَسِ بْنِ سُفْيَانَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَمْرِوبْنِ عُبَيْدِ بْنِ رُؤَاسِ بْنِ كِلَابِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ عَامِرِبْنِ صَعْصَعَةَ وَيُكْنَى أَبَا سُفْيَانَ ,**[3]
>
> ترجمہ: وکیع بن جراح بن ملیح بن عدی بن فرس بن سفیان بن حارث بن عمرو بن عبید بن رؤاس بن کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ اور کنیت ابوسفیان ہے۔

اس سے واضح ہوتا ان کا سلسلہ نسب رؤاس بن کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ تک پہنچتاہے تب ہی آپ کو رؤاسی کہا جاتا ہے۔

جبکہ ابن حبانؒ نے آپ کا سلسلہ نسب یوں بیان کیاہے:

> **وَكِيع بن الْجراح بن مليح بن عدى بن فرس بن جمجمة بن سُفْيَان بن عَمْرو بن الْحَارِث بن عَمْرو بن عبيد بن رؤاس**[4]
>
> ترجمہ: وکیع بن جراح بن ملیح بن عدی بن فرس بن جمجمہ بن سفیان بن عمرو بن حارث بن عمرو بن عبید بن رؤاس۔

اس میں بعض نام مختلف ہیں۔

علامہ مزیؒ کہتے ہیں کہ:

> **قيل: إن أصله من قرية من قرى نيسابور، وقيل: من الصغد. وروي عنه أنه قال: ولدت بأبة قرية من قرى أصبهان**[5]

[1] Khalīfah ibn Khayyāṭ al-ʿUṣfurī, *Ṭabaqāt Khalīfah ibn Khayyāṭ* (Beirut: Dār al-Fikr, [n.d.]), 291
[2] Aḥmad ibn ʿAlī ibn Ḥajar al-ʿAsqalānī, *Taqrīb al-Tahdhīb* (Syria: Dār al-Rashīd, 1986), 581.
[3] Muḥammad ibn Saʿd al-Hāshimī, *al-Ṭabaqāt al-Kubrā*, vol. 6, ed. Muḥammad ʿAbd al-Qādir ʿAṭā (Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmīyah, 1990), 394.
[4] Muḥammad ibn Ḥibbān al-Bustī, *al-Thiqāt*, vol. 7, under the supervision of Dā'irat al-Maʿārif al-ʿUthmānīyah (Hyderabad, Deccan: Dā'irat al-Maʿārif al-ʿUthmānīyah, 1973), 1562.

ترجمہ: یہ بات کہی جاتی ہے کہ وہ نیشاپور کی کسی بستی کے اصلا تھے۔ اور صغد کا بھی کہا گیا ہے۔ اور ان سے یہ بات مروی ہے کہ میں اصبہان کی بستی بابہ میں پیدا ہوا ہوں۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اصلا نیشاپور کے تھے۔ بعض صغد علاقے کی طرف منسوب کرتے ہیں اور ان کا ذاتی قول اصبہان کی بابہ بستی میں پیدائش کا دعوی ہے۔

وفات

آپ کی وفات کے بارے میں علامہ الباجی نے لکھا ہے کہ قَالَ أحْمد بن عَليّ بن مُسلم سَأَلت أَبَا هِشَام فَقَالَ مَاتَ وَكِيع سنة سبع وَتِسْعين وَمِائَة يَوْم عَاشُورَاء وَدفن بفيد[6] ترجمہ: ابوہاشم کہتے ہیں کہ وکیع ۱۹۷ میں عاشورا کے دن فوت ہوئے اور فید میں دفن ہوئے۔
اس سے واضح ہوتا ہے کہ آپ کی وفات ۱۹۷ ہجری میں عاشورا کے دن وفات ہوئے۔ اور فید میں دفن ہوئے۔

ابن عدیؒ نے لکھا ہے کہ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي عِصْمَةَ يَقُولُ: سَمعتُ مُحَمد بْنَ حَسَّانٍ الأَزْرَقُ يَقُولُ: مَاتَ وَكِيعٌ سنة ست وتسعين ومِئَة وَ أَتَى عَلَيْهِ سِتٌّ وَسِتُّونَ سَنَةً.[7] ترجمہ: محمد بن حسان ازرق کہتے ہیں وکیع ۱۹۶ میں فوت ہوئے۔ اور ان کی عمر ۶۶ برس ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کہ وکیع کی وفات ۱۹۴ ہے۔ اور ان کی وفات ۶۶ برس ہوئی ہے۔ ابن سعدؒ نے کہا ہے کہ حَجَّ سَنَةَ سِتٍّ وَتِسْعِينَ وَمِائَةٍ ثُمَّ انْصَرَفَ مِنَ الْحَجِّ فَمَاتَ بِفَيْدٍ فِي الْمُحَرَّمِ سَنَةَ سَبْعٍ وَتِسْعِينَ وَمِائَةٍ فِي خِلَافَةِ مُحَمَّدِ بْنِ هَارُونَ ,[8] ترجمہ: انہوں نے ۱۹۶ میں حج کیا ہے تو پھر حج سے واپس ہوا ہے تو فید میں محرم میں ۱۹۷ میں وفات پائی محمد بن ہارون کی خلافت میں۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ ۱۹۶ ہجری کی تکمیل کے بعد محرم میں ۱۹۷ ہجری میں وفات ہوئی۔ امام ذہبیؒ نے یوں کہا ہے کہ قُلْتُ: عَاشَ ثَمَانِياً وَسِتِّيْنَ سَنَةً، سِوَى شَهْرٍ، أَوْ شَهْرَيْنِ.[9] ترجمہ: میں ذہبیؒ یہ کہتا ہوں کہ ۶۸ سال کی عمر پائی ہے انہوں نے۔ سوائے ایک دو مہینہ کی کمی کے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ امام ذہبیؒ کے مطابق ۶۸ برس عمر پائی ہے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ ۱۹۷ ہجری محرم میں وفات پائی ہے۔

مبحث دوم: توثیق و تعدیل

وکیع بن جراح کی توثیق میں درج ذیل اقوال موجود ہیں۔

ابن معینؒ

ابن معینؒ نے وکیع بن جراح کے بارے میں یوں کہا ہے کہ:

حدثنا عبد الرحمن نا أبي نا أحمد بن أبي الحواري قال ذكرت ليحيى بن معين وكيعا فقال: وكيع عند نا ثبت.[10]

[5] Yūsuf ibn ʿAbd al-Raḥmān al-Mizzī, **Tahdhīb al-Kamāl fī Asmāʾ al-Rijāl**, vol. 30 (Beirut: Muʾassasat al-Risālah, 1980), 463.
[6] Sulaymān ibn Khalaf al-Bājī, **al-Taʿdīl wa al-Tajrīḥ li-man Kharaja lahu al-Bukhārī fī al-Jāmiʿ al-Ṣaḥīḥ**, vol. 3 (Riyadh: Dār al-Liwāʾ wa al-Nashr, 1986), 1195.
[7] Abū Aḥmad ʿAbd Allāh ibn ʿAdī al-Jurjānī, **al-Kāmil fī ḍuʿafāʾ al-Rijāl**, vol. 1, ed. ʿĀdil Aḥmad ʿAbd al-Mawjūd and ʿAlī Muḥammad Muʿawwaḍ (Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmīyah, 1997), 198.
[8] Muḥammad ibn Saʿd al-Hāshimī,* *al-Ṭabaqāt al-Kubrā* *, vol. 6, ed. Muḥammad ʿAbd al-Qādir ʿAṭā (Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmīyah, 1990), 394.
[9] Muḥammad ibn Aḥmad ibn ʿUthmān al-Dhahabī, * *Siyar Aʿlām al-Nubalā* *', vol. 9 (Cairo: Dār al-Ḥadīth, 2006), 166.
[10] ʿAbd al-Raḥmān ibn Abī Ḥātim al-Rāzī, * *al-Jarḥ wa al-Taʿdīl* *, vol. 1 (Beirut: Dār Iḥyāʾ al-Turāth al-ʿArabī, 1952), 230.

ترجمہ: یحی بن معین کے پاس وکیع کا تذکرہ ہوا تو انہوں نے کہا کہ وکیع ہمارے ہاں ثبت ہے۔

اس سے واضح ہوتا ہے کہ ابن معین اسے ثقہ قرار دیتے ہیں۔

ابن سعدؒ

ابن سعدؒ نے آپ کے بارے میں یوں کہا ہے کہ **وَكَانَ ثِقَةً مَأْمُونًا عَالِمًا رَفِيعًا كَثِيرَ الْحَدِيثِ حُجَّةً**[11] ترجمہ: وہ ثقہ، مامون، بلند پایہ عالم، کثیر الروایہ اور حجت تھے۔ اس سے واضح ہوتا ہے ابن سعدؒ وکیع بن جراح کو ثقہ، حجت تسلیم کرتے ہیں۔

امام احمد بن حنبلؒ

امام احمد بن حنبلؒ نے وکیع بن جراح کے بارے میں یوں کہا ہے کہ

> **قال أحمد بن حنبل: ما رأيت رجلا قطّ مثل وكيع في العلم، والحفظ، والإسناد، والأموات، مع خشوع وورع.** [12]
>
> ترجمہ: امام حنبلؒ کہتے ہیں میں نے وکیع کی طرح کسی بھی انسان کو علم، حفظ، اسناد، علم اموات، اور خشوع اور تقوی والا نہیں دیکھا۔

اس سے واضح ہوتا ہے کہ امام احمد بن حنبلؒ وکیع کو ثقہ حافظ قرار دے رہے ہیں۔

ابن مدینیؒ

ابن مدینیؒ نے وکیع کے بارے میں یوں کہا ہے کہ **حدثنا عبد الرحمن نا أبي قال سألت علي ابن المديني قلت: من أوثق أصحاب الثوري؟ قال: وكيع من الثقات.** [13] ترجمہ: ابوحاتم کہتے ہیں میں نے علی بن مدینی سے پوچھا ثوری کے اصحاب میں سے کون زیادہ ثقہ ہے تو انہوں نے کہا کہ وکیع ثقات میں سے ہے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ ابن مدینیؒ وکیع کا ثقہ قرار دیتے ہیں۔

ابوحاتمؒ

ابوحاتمؒ نے وکیع کے بارے میں یوں کہا ہے کہ **قلت لابي ايهما أحب إليك؟ قال: عبد الرحمن ثبت، ووكيع ثقة.**[14]

ترجمہ: میں نے والد سے پوچھا آپ کو کون زیادہ پسند ہے ان دو میں سے تو انہوں نے کہا کہ عبد الرحمان ثبت ہے اور وکیع ثقہ ہے۔

اس سے واضح ہوتا ہے ابوحاتم وکیع کو ثقہ قرار دیتے ہیں۔

ابویعلی خلیلیؒ

ابویعلی خلیلیؒ نے آپ کا تذکرہ یوں کیا ہے کہ **أَبُو سُفْيَانَ وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ بْنِ مَلِيحٍ ثِقَةٌ إِمَامٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ مُخَرَّجٌ فِي الصَّحِيحَيْنِ عَارِفٌ بِالْحَدِيثِ حَافِظٌ رُبَّمَا يُخْطِئُ فِي أُلُوفٍ فِي أَحَادِيثَ قَلِيلَةٍ** [15] ترجمہ: وکیع بن جراح ثقہ امام ہے، متفق علیہ ہے۔ اس سے

---

[11] Ibn Saʿd, * *al-Ṭabaqāt al-Kubrā* *, 6: 394.

[12] Abū al-Falāḥ ʿAbd al-Ḥayy ibn Aḥmad al-ʿAkrī, * *Shadharāt al-Dhahab fī Akhbār man Dhahab* *, vol. 2 (Damascus: Dār Ibn Kathīr, 1986), 459.

[13] Al-Rāzī, * *al-Jarḥ wa al-Taʿdīl* *, 1: 230.

[14] Al-Rāzī,* *al-Jarḥ wa al-Taʿdīl* *, 9: 39.

[15] Khalīl ibn ʿAbd Allāh al-Khalīlī, * *al-Irshād fī Maʿrifat ʿUlamāʾ al-Ḥadīth* *, vol. 2 (Riyadh: Maktabat al-Rushd, 1409 AH), 570.

صحیحین میں روایت لی گئی ہے۔ وہ حدیث کا عارف ہے، حافظ ہے، اور کبھی ہزار احادیث میں سے چند میں خطاء بھی کر جاتا ہے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ ابو یعلی خلیلی، وکیع کو ثقہ، حافظ، عارف بالحدیث قرار دے رہے ہیں۔

یعقوب بن سفیانؒ

یعقوب بن سفیانؒ نے آپ کے بارے میں یوں کہا ہے کہ **وقال يعقوب بن سفيان: كان خيرا فاضلا حافظا.**[16] ترجمہ: وہ بہترین فاضل، حافظ تھے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ یعقوب بن سفیان، وکیع کو ثقہ تسلیم کرتے ہیں۔

ابن منجویہؒ

ابن منجویہ نے آپ کے بارے میں یوں کہا ہے کہ **وَكَانَ حَافِظًا متقنا**[17] ترجمہ: وہ حافظ، متقن تھے۔ اس میں بھی ابن منجویہؒ نے وکیع کو قابل اعتماد قرار دے رہے ہیں۔

ابن راہویہؒ

ابن راہویہؒ نے آپ کے بارے میں یوں کہا ہے کہ:

> **حدثنا عبد الرحمن نا أحمد بن سلمة النيسابوري قال سمعت اسحاق ابن إبراهيم - يعني ابن راهويه - يقول: حفظي وحفظ ابن المبارك تكلف وحفظ وكيع أصلي، قام وكيع يوما قائما ووضع يده على الحائط وحدث سبع مائة حديث حفظا.** [18]
>
> ترجمہ: احمد بن سلمہ کہتے ہیں میں نے ابن راہویہ سے سنا ہے کہ میرا اور ابن مبارک کا حافظہ تکلفا ہے، جب کہ وکیع کا حافظہ اصلی ہے۔ وکیع ایک دن کھڑے ہوئے اور اپنا ہاتھ دیوار پر رکھا اور سات سو احادیث زبانی بیان کر دیں۔

اس سے واضح ہوتا ہے کہ ابن راہویہؒ نے انہیں حافظ، ثقہ قرار دیتا ہے۔

عبد الرزاقؒ

عبد الرزاقؒ نے وکیع کے بارے میں یوں کہا ہے کہ **قَالَ الشَّيْخُ: حُدِّثتُ عَنْ نُوحِ بْنِ حَبِيبٍ، عَنْ عَبد الرَّزَّاق قَالَ: رَأَيْتُ الثَّوْرِيّ، وَابْنَ عُيَينة وَمَعْمَرًا وَمَالِكًا وَرَأَيْتُ وَرَأَيْتُ، فَمَا رَأَتْ عَيْنَايَ قَطُّ مثل وكيع.**[19] ترجمہ: عبد الرزاق کہتے ہیں میں نے ثوریؒ کو دیکھا، ابن عیینہ، معمر، مالک و دیگر محدثین کو دیکھا۔ لیکن وکیع کا مثل میں نے کوئی نہیں دیکھا۔ اس میں امام عبد الرزاقؒ، وکیع کو دیگر محدثین پر فوقیت دے رہے ہیں۔

ابن حبانؒ

ابن حبانؒ نے وکیع کو کتاب الثقات[20] میں ذکر کیا ہے۔ اور مشاہیر میں آپ کے بارے میں یوں کہا ہے کہ **من الحفاظ المتقنين وأهل الفضل في الدين ممن رحل وكتب وجمع وصنف وحفظ وحدث وذاكروبث**[21] ترجمہ: وہ حفاظ، متقنین، دین میں اہل فضل میں

---

[16] Maghlaṭāy ibn Qulīj,* Ikmāl Tahdhīb al-Kamāl fī Asmāʾ al-Rijāl *, vol. 12 (Maktabat al-Fārūq al-Ḥadīthah li al-Ṭibāʿah wa al-Nashr, 2001), 231.
[17] Aḥmad ibn ʿAlī Ibn Manjūyah, * Rijāl Ṣaḥīḥ Muslim *, vol. 2 (Beirut: Dār al-Maʿrifah, 1987), 310.
[18] Al-Rāzī,* al-Jarḥ wa al-Taʿdīl *, 1: 221.
[19] Al-Jurjānī, * al-Kāmil fī ḍuʿafāʾ al-Rijāl *, 1: 197.
[20] Al-Bustī,* al-Thiqāt *, 7: 1562.

سے تھے، جنہوں نے سفر کیا، جمع کیا، لکھا، تصنیف کی، حفظ کیا، بیان کیا، اور وعظ، نصیحت کرنے والے تھے۔ اس میں بھی ابن حبانؒ نے وکیع بن جراح کی تفصیلی توثیق بیان کی ہے۔

عجلیؒ

امام عجلیؒ نے آپ کے بارے میں یوں کہا ہے کہ **وكيع بن الجراح أبو سفيان "كوفي"، ثقة عابد صالح أديب، من حفاظ الحديث، وهو أثبت في سفيان من جماعة ذكرهم.** [22] ترجمہ: ثقہ، عابد صالح، ادیب، حفاظ حدیث میں سے ہیں، وہ سفیان سے روایت میں دیگر جماعت میں سب سے زیادہ ثبت ہیں۔ اس سے واضح ہوتا ہے امام عجلیؒ اس راوی کو ثقہ، ثبت قرار دے رہے ہیں۔

کلاباذیؒ

علامہ کلاباذیؒ نے آپ کا تذکرہ **الهداية والإرشاد في معرفة أهل الثقة والسداد** [23] میں کیا ہے۔ جس سے واضح ہوتا ہے کہ آپ سے ثقہ قرار دیتے ہیں۔

سبط ابن جوزیؒ

سبط ابن جوزیؒ نے آپ کے بارے میں یوں کہا ہے کہ **و اتَّفقوا على صدقه وثقته،** [24] ترجمہ: محدثین کرامؒ کا آپ کی صداقت اور ثقاہت پر اتفاق ہے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ سبط ابن جوزیؒ نے بھی آپ کی ثقاہت کو تسلیم کیا ہے۔

امام نوویؒ

امام نوویؒ نے آپ کے بارے میں یوں کہا ہے کہ **الإمام فى الحديث وغيره، وهو من تابعى التابعين ------ وأجمعوا على جلالته، ووفور علمه، وحفظه، وإتقانه، وورعه، وصلاحه، وعبادته، وتوثيقه، واعتماده.** [25] ترجمہ: وہ امام فی الحدیث ہیں، وہ تبع تابعی ہیں۔ اور محدثین ان کی فضیلت، اور کثرت علم، اور حفظ، اتقان، نیکی، درستگی، عبادت، توثیق اور اعتماد پر متفق ہیں۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ امام نوویؒ آپ کو نہایت ثقہ قرار دے رہے ہیں۔

ذہبیؒ

امام ذہبیؒ نے آپ کا تذکرہ مختلف کتب میں کیا ہے۔ تاریخ اسلام میں یوں کہا ہے کہ:

> **وكيع بْن الجرَّاح بْن مَلِيح، الإمام أبو سُفْيان الرُّؤاسيُّ الأعور الكوفيُّ، [الوفاة: 191 - 200 ه]أحد الأعلام. ----وكان رأسًا في العِلْم والعمل،** [26]

---

[21] Abū Ḥātim Muḥammad ibn Ḥibbān al-Bustī, * Mashāhīr ʿUlamā' al-Amṣār * (Cairo: Dār al-Kutub al-Miṣrīyah, 1991), 272–273.
[22] Abū al-Ḥasan Aḥmad ibn ʿAbd Allāh al-ʿIjlī, * Maʿrifat al-Thiqāt * (Madīnah: Maktabat al-Dār, 1985), 464.
[23] Abū Naṣr Aḥmad ibn Muḥammad al-Kalābādhī, * al-Hidāyah wa al-Irshād fī Maʿrifat Ahl al-Thiqah wa al-Sadād *, vol. 2 (Beirut: Dār al-Maʿrifah, 1987), 767.
[24] Abū al-Muẓaffar Yūsuf ibn Qizūghlī Sibṭ Ibn al-Jawzī,* Mir'āt al-Zamān fī Tawārīkh al-Aʿyān *, vol. 13 (Damascus: Dār al-Risālah al-ʿĀlamīyah, 2013), 269.
[25] Abū Zakarīyā Yaḥyá ibn Sharaf al-Nawawī, * Tahdhīb al-Asmā' wa al-Lughāt *, vol. 2 (Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmīyah, 1996), 143.
[26] Muḥammad ibn Aḥmad ibn ʿUthmān al-Dhahabī, * Tārīkh al-Islām wa Wafayāt al-Mashāhīr wa al-Aʿlām *, vol. 4 (Beirut: Dār al-Gharb al-Islāmī, 1994), 1230.

ترجمہ: وکیع امام، مشہور شخصیت، اور وہ علم اور عمل میں پختہ تھے۔

اس میں بھی امام ذہبیؒ نے انہیں امام قرار دیتے ہوئے تفصیلی توثیق کی ہے۔ سیر اعلام النبلاء میں یوں کہا ہے کہ الإِمَامُ، الحَافِظُ، مُحَدِّثُ العِرَاقِ، أَبُو سُفْيَانَ الرُّؤَاسِيُّ، الكُوْفِيُّ، أَحَدُ الأَعْلاَمِ---وَكَانَ مِنْ بُحُوْرِ العِلْمِ، وَأَئِمَّةِ الحِفْظِ.[27] ترجمہ: امام حافظ عراق محدث مشہور شخصیت اور وہ علم کے سمندر اور حفظ کے امام تھے۔ اس میں بھی امام ذہبیؒ نے ان کی توثیق بیان کی ہے۔ تذکرۃ الحفاظ میں یوں کہا ہے کہ - الإمام الحافظ الثبت محدث العراق أبو سفيان الرواسي الكوفي أحد الأئمة الأعلام ورواس بطن من قيس عيلان[28] ترجمہ: وکیع امام حافظ ثبت محدث عراق مشہور شخصیت ہیں۔ اس میں امام وکیع کی ثقاہت کو بیان کیا گیا ہے۔ الکاشف میں یوں کہا ہے کہ وكيع بن الجراح أبو سفيان الرؤاسي أحد الاعلام --- قال أحمد ما رأيت أوعى للعلم منه ولا أحفظ كان أحفظ من بن مهدي ---ع[29] ترجمہ: وکیع مشہور شخصیات میں سے ہے۔ امام احمد کہتے کہ میں نے اس سے زیادہ علم کا برتن نہیں دیکھا اور نہ ہی اس سے زیادہ حافظہ والا کوئی دیکھا ہے۔ اور وہ ابن مہدی سے زیادہ حافظہ والا تھا۔ اس میں بھی امام ذہبیؒ نے وکیع کی توثیق کو بیان کیا ہے۔ امام ذہبیؒ کے تمام اقوال کو دیکھ کر یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ وکیع بن جراح کو ثقہ ثبت تسلیم کرتے ہیں۔

ابن حجرؒ

ابن حجرؒ نے وکیع کا تذکرہ یوں کیا ہے ثقة حافظ عابد من كبار التاسعة ع[30] ترجمہ: وکیع ثقہ حافظ عابد نویں طبقہ کے اکابرین میں سے ہے۔ اس سے واضح ہوتا ہے ابن حجرؒ اس راوی کو ثقہ، حافظ قرار دیتے ہیں۔

سیوطیؒ

امام سیوطیؒ نے وکیع کے بارے میں یوں کہا ہے کہ وَكِيع بن الْجراح بن مليح الرُّؤَاسِي أَبُو سُفْيَان الْكُوفِي الْحَافِظ[31] ترجمہ: وکیع کوفی حافظ تھا۔ اس میں امام سیوطیؒ نے اسے حافظ قرار دیا ہے۔

مبحث سوم: جرح

آپ پر درج ذیل جرح موجود ہے۔

مروان بن معاویہ

مروان بن معاویہ کا آپ کے بارے میں رویہ یوں تھا:

قَالَ: أَخْبَرَنَا عثمان بن أحْمَد، قَالَ: حَدَّثَنَا حنبل بن إسحاق، قال: سمعت يحيى بن معين، قال: رأيت عند مَرْوَان بن معاوية لوحا فيه أسماء شيوخ: فلان رافضي، وفلان كذا، وفلان كذا، ووكيع رافضي، قال يحيى: فقلت له: وكيع خير منك، قال: مني؟ قلت: نعم، قال: فما قال لي شيئا، ولو

[27]Al-Dhahabī, * Siyar Aʿlām al-Nubalāʾ *, 9: 141–142.
[28] Muḥammad ibn Aḥmad ibn ʿUthmān al-Dhahabī, * Tadhkirat al-Ḥuffāẓ *, vol. 1, ed. Zakariyā ʿUmayrāt (Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmīyah, 1998), 223–224.
[29] Muḥammad ibn Aḥmad ibn ʿUthmān al-Dhahabī, * al-Kāshif fī Maʿrifat man Lahu Riwāyah fī al-Kutub al-Sittah *, vol. 2 (Jeddah: Dār al-Qiblah li al-Thaqāfah al-Islāmīyah, 1992), 350.
[30] Al-ʿAsqalānī, * Taqrīb al-Tahdhīb *, 581.
[31]ʿAbd al-Raḥmān ibn Abī Bakr al-Suyūṭī, * Ṭabaqāt al-Ḥuffāẓ * (Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmīyah, 1983), 133.

قال لي شيئا لوثب أصحاب الحديث عليه، قال: فبلغ ذلك وكيعا، فقال وكيع: يحيى صاحبنا، قال: فكان وكيع بعد ذلك يعرف لي ويوجب (32)

ترجمہ: یحی بن معین کہتے ہیں کہ میں نے مروان بن معاویہ کے پاس ایک تختی دیکھی جس میں شیوخ کے نام تھے۔ جس میں لکھا ہوا تھا کہ فلاں رافضی ہے فلاں ایسا ہے۔ اور وکیع رافضی ہے۔ تو یحی کہتے ہیں میں نے کہا وکیع آپ سے بہتر ہے۔ تو اس نے کہا مجھ سے؟ میں نے کہا ہاں۔ تو پھر انہوں نے کہا کہ انہوں نے کیا کہا میرے بارے میں۔ اگر وہ ایسی کوئی بات کہتے تو حدیث کے ماہرین اس پر ضرور جھپٹتے۔ جب یہ بات وکیع کو پہنچی تو انہوں نے کہا کہ یحی ہمارے ساتھی ہیں۔ اور وہ اس کے بعد میری پہچان اور خیال رکھتے تھے۔

اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ مروان بن معاویہ نے وکیع پر رفض کی نسبت کی تھی لیکن۔ یحی بن معین نے اس الزام کی صراحتا تردید کی۔ اور کہا کہ اگر اس میں ایسی کوئی بات ہوتی تو محدثین اس پر ضرور کلام کرتے۔

مبحث چہارم: صحاح ستہ کے مصنفین کی رائے

صحاح ستہ کے مصنفین میں سے چند کی رائے وکیع کے بارے میں یوں ہے۔

امام بخاریؒ

امام بخاریؒ نے یوں تذکرہ کیا ہے:

وكيع بْن الجراح بْن مليح بْن عدي بْن فرس أَبُو سفيان الرؤاسي من قيس عيلان الكوفي سمع بْن أَبِي خَالِد والأعمش والثوري وابْن عون روى عَنْهُ ابْن المبارك ويحيى بْن آدم قَالَ عَبْد اللَّه بْن أَبِي الأسود مات وكيع سنة سبع وتسعين ومائة، وقَالَ أَحْمَد بْن حنبل ولد وكيع سنة تسع وعشرين ومائة، وقَالَ وكيع سمعت الأعمش سنة خمس وأربعين(33)

ترجمہ: وکیع نے ابن ابی خالد اعمش ثوری ابن عون سے سماع کیا ہے، اور اس سے ابن مبارک، یحی بن ادم روایت کرتے ہیں، عبد اللہ بن ابی اسود کہتے ہیں وکیع ۱۹۷ میں فوت ہوا، اور امام حنبلؒ کہتے ہیں یہ ۱۲۹ میں پیدا ہوا۔ اور وکیع کہتے ہیں میں نے اعمش سے ۴۵ میں سنا تھا۔

امام بخاریؒ نے اس پر کوئی جرح ذکر نہیں کی۔ اور آپ سے روایتیں بھی لائی ہیں۔ دار قطنیؒ نے وکیع کو ذكر أسماء التابعين ومن بعدهم ممن صحت روايته عن الثقات عند البخاري ومسلم(34) میں شمار کیا ہے جس سے واضح ہوتا ہے کہ وکیع امام بخاریؒ کے ہاں ثقہ ہے۔

امام مسلمؒ

امام مسلمؒ نے آپ کا تذکرہ یوں کیا ہے:

أبو سفيان وكيع بن الجراح سمع هشام بن عروة والأعمش روى عنه يحيى بن آدم وأحمد وعلي.[35]

---

[32] Abū Bakr Aḥmad ibn ʿAlī al-Khaṭīb al-Baghdādī, * Tārīkh Baghdād *, vol. 15, ed. Muṣṭafá ʿAbd al-Qādir ʿAṭā (Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmīyah, 1997), 647.

[33] Abū ʿAbd Allāh Muḥammad ibn Ismāʿīl al-Bukhārī,* al-Tārīkh al-Kabīr *, vol. 8, supervised by Muḥammad ʿAbd al-Muʿīd Khān (Hyderabad, Deccan: Dāʾirat al-Maʿārif al-ʿUthmānīyah, [n.d.]), 179.

[34] Abū al-Ḥasan ʿAlī ibn ʿUmar al-Dāraquṭnī,* Dhikr Asmāʾ al-Tābiʿīn wa man Baʿdahum mimman Ṣaḥḥat Riwāyatuhu *, vol. 1 (Jeddah: Dār al-Qiblah li al-Thaqāfah al-Islāmīyah, 1989), 385.

ترجمہ: ابوسفیان وکیع بن جراح نے ہشام بن عروہ، اعمش سے سماع کیا ہے اور یحی بن ادم، احمد اور علی نے اس سے روایت کی ہے۔ امام مسلمؒ نے بھی کوئی جرح ذکر نہیں کی۔ جبکہ امام دار قطنیؒ نے وکیع کو **ذکر أسماء التابعين ومن بعدهم ممن صحت روايته عن الثقات عند البخاري ومسلم**[36] میں شمار کیا ہے جس سے واضح ہوتا ہے کہ وکیع امام مسلمؒ کے ہاں ثقہ ہے۔

امام ابو داودؒ

امام ابو داودؒ نے آپ کا تذکرہ یوں کیا ہے: **وقال الآجري قلت لأبي داود: أيما أثبت وكيع أو بن أبي زائدة قال وكيع**[37] ترجمہ: آجریؒ کہتے ہیں میں نے ابو داودؒ سے پوچھا آپ کے ہاں وکیع یا ابن ابی زائدہ زیادہ ثبت اور ثقہ کون ہے تو انہوں نے کہا کہ وکیع زیادہ ثقہ ہے۔ اس سے واضح ہوتا ہے امام ابو داودؒ اس راوی کو ثقہ قرار دیتے ہیں۔

مبحث پنجم: تجزیہ

وکیع کے بارے میں جرح تعدیل کے اقوال کا تجزیہ ذیل میں پیش کیا جاتا ہے۔

رفض

مروان بن معاویہ نے آپ پر رفض کی نسبت کی ہے۔

توثیق، تعدیل

وکیع بن جراح کی توثیق و تعدیل کرنے والے اہل علم کے نام درج ذیل ہیں۔

ابن معینؒ، ابن سعدؒ، امام احمد بن حنبلؒ، ابن مدینیؒ، ابو حاتمؒ، ابو یعلی خلیلیؒ، یعقوب بن سفیانؒ، ابن منجویہؒ، ابن راہویہؒ، عبد الرزاقؒ، ابن حبانؒ، امام عجلیؒ، کلاباذیؒ، سبط ابن جوزیؒ، امام نوویؒ، امام ذہبیؒ، ابن حجرؒ، سیوطیؒ۔

نتیجہ

وکیع بن جراح پر ایک جرح مروان بن معاویہ کی جرح رفض موجود ہے۔ اس پر یحی ابن معینؒ نے بر موقع رد کرتے ہوئے کہا: **قال يحيى فقلت له: وكيع خير منك قال مني قلت: نعم قال فسكت**[38] ترجمہ: یحی کہتے ہیں کہ میں نے کہا وکیع آپ سے اچھا ہے۔ تو اس نے کہا مجھ سے؟ تو میں نے کہا جی ہاں۔ تو پھر وہ خاموش ہو گیا۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ یحی ابن معین نے اس پر رد کیا ہے۔ اور مروان بن معاویہ نے خاموشی اختیار کر دی اور کوئی تفصیلی جرح پیش نہ کر سکے اور نہ ہی کوئی رفض کی نسبت پر ثبوت پیش کیا۔ جس سے واضح ہوتا ہے کہ مروان کی جرح کا کوئی اعتبار نہیں۔ امام ذہبیؒ نے اسے مزید تفصیل سے بیان کیا ہے کہ:

> قَالَ حَنْبَلُ بنُ إِسْحَاق: سَمِعْتُ ابْنَ مَعِيْنٍ يَقُوْلُ:رَأَيْتُ عِنْدَ مَرْوَانَ بنِ مُعَاوِيَةَ لَوْحاً فِيْهِ أَسْمَاءُ شُيُوْخٍ: فُلاَنٌ رَافِضِيٌّ، وَفُلاَنٌ كَذَا، وَوَكِيْعٌ رَافِضِيٌّ، فَقُلْتُ لِمَرْوَانَ: وَكِيْعٌ خَيْرٌ مِنْكَ.قَالَ: مِنِّي؟قُلْتُ: نَعَمْ.فَسَكَتَ، وَلَوْ قَالَ لِي شَيْئاً، لَوَثَبَ أَصْحَابُ الحَدِيْثِ عَلَيْهِ.قَالَ: فَبَلَغَ ذَلِكَ وَكِيْعاً، فَقَالَ: يَحْيَى صَاحِبُنَا، وَكَانَ بَعْدَ ذَلِكَ يَعْرِفُ لِي، وَيُرَحِّبُ [39]

---

[35] Abū al-Ḥasan Muslim ibn al-Ḥajjāj al-Qushayrī, * al-Kunā wa al-Asmā *', vol. 1 (Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmīyah, 1984), 389.
[36] Al-Dāraquṭnī, * Dhikr Asmā' al-Tābiʿīn, * 1: 385.
[37] Aḥmad ibn ʿAlī ibn Ḥajar al-ʿAsqalānī, * Tahdhīb al-Tahdhīb *, vol. 11 (Beirut: Dār al-Fikr, 1984), 130.
[38] Aḥmad ibn ʿAlī ibn Ḥajar al-ʿAsqalānī, * Tahdhīb al-Tahdhīb * , vol. 11 (Beirut: Dār al-Fikr, 1984), 127–128.
[39] Al-Dhahabī, * Siyar Aʿlām al-Nubalā *', 9: 154.

ترجمہ: یحی بن معینؒ کہتے ہیں کہ میں نے مروان سے کہا وکیع آپ سے بہت بہتر ہے۔ تو اس نے کہا مجھ سے؟ تو میں نے کہا جی ہاں۔ تو وہ خاموش ہو گیا۔ اگر وہ کوئی ایسی بات کہتا تو محدثین ضرور اس پر بحث کرتے۔ جب یہ بات وکیع کو پہنچی تو اس نے کہا کہ یحی ہمارے ساتھی ہیں۔ تو وہ اس کے بعد مجھے پہچانتے تھے اور استقبال کرتے۔

اس سے واضح ہوتا ہے کہ یحی بن معین کی تردید اور وکیع کا یوں اس تردید پر خوش ہونا اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ اس الزام سے بری تھے۔

امام ذہبیؒ نے یہ بات نقل کی ہے کہ: **قال ابن المديني في التهذيب: وكيع كان فيه تشيع قليل.**[40] ترجمہ: ابن مدینیؒ نے تہذیب میں کہا ہے وکیع میں بہت ہی معمولی تشیع تھا۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ مروان بن معاویہ کی رفض والی نسبت کسی طرح بھی ثابت نہیں۔ وکیع سے ایسی روایت منقول ہیں جو مروان بن معاویہ کی جرح کی تردید کرتی ہے جیسے: **حدثنی فهم بن عبد الرحمن قال حدثنی وكيع بن الجراح قال سمعت سفيان الثورى يقول ما أرى من ترك تقديم ابى بكر وعمر الا طاعنا على أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم**[41] ترجمہ: فہم بن عبدالرحمان کہتے ہیں وکیع بن جراح نے ثوری سے نقل کیا ہے کہ میں نے نہیں دیکھا کسی کو جس نے شیخین کریمین کی تقدیم چھوڑی ہو مگر وہ نبی ﷺ کے صحابہ کرام پر طعن کرنے والا ہو گا۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ وکیعؒ جب ایسی روایت بیان کرتے ہیں جو رفض کی بذات خود تردید کر رہی ہے۔ اسی طرح وکیع کے بارے میں یہ صراحت موجود ہے کہ **حدثنا عبد الرحمن نا محمد بن إبراهيم بن شعيب نا عمرو بن علي قال: ما سمعت وكيعا ذاكرا أحدا بسوء قط.**[42] ترجمہ: عمرو بن علی نے کہا ہے کہ میں وکیع کو کبھی کسی کی برائی سے تذکرہ کرتے ہوئے نہیں سنا۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ جب وکیع عموی طور پر کسی کی برائی نہیں کرتے تھے تو صحابہ کرامؓ کے بارے میں وہ ایسا کب کرتے؟۔ امام حنبلؒ نے وکیعؒ کی توثیق میں یوں تک کہا ہے کہ: **وقيل لإمامنا أَحْمَد إن أبا قَتَادَة كان يتكلم فِي وكيع وَعِيسَى بْن يُونُسَ و ابن المبارك فقال: من كذب عَلَى أهل الصدق فهو الكذاب.**[43] امام حنبلؒ سے کہا گیا کہ ابو قتادہ وکیع، عیسی بن یونس، ابن مبارک کے بارے میں کلام کرتا ہے۔ تو انہوں نے کہا کہ جو اہل صدق پر جھوٹ بولے وہ خود کذاب ہے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ امام احمد بن حنبلؒ وکیع پر جرح کرنے والوں کو کذاب تک کہتے تھے۔ امام ذہبیؒ نے یوں کہا ہے کہ:

وَالظَّاهِرُ أَنَّ وَكِيْعاً فِيْهِ تَشَيُّعٌ يَسِيْرٌ، لاَ يَضُرُّ - إِنْ شَاءَ اللهُ - فَإِنَّهُ كُوْفِيٌّ فِي الجُمْلَةِ، وَقَدْ صَنَّفَ كِتَابَ (فَضَائِلِ الصَّحَابَةِ) ، سَمِعْنَاهُ قَدَّمَ فِيْهِ بَابَ مَنَاقِبِ عَلِيٍّ عَلَى مَنَاقِبِ عُثْمَانَ -رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا-. [44]

ترجمہ: یہ بات ظاہر ہو رہی ہے کہ وکیع میں انتہائی معمولی تشیع تھا۔ جو کہ اس کے مرتبہ کو کم کرنے والا نہیں، بہر حال وہ کوفی تھے۔ اور انہوں نے فضائل صحابہ کتاب تصنیف کی ہے ہم نے اسے سنا ہے۔ اس میں مناقب علیؓ کو مناقب عثمانؓ پر مقدم کیا ہے۔

[40] Muḥammad ibn Aḥmad ibn ʿUthmān al-Dhahabī, * *Mīzān al-Iʿtidāl fī Naqd al-Rijāl* *, vol. 4 (Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmīyah, 1995), 336.
[41] Abū Zakarīyā Yaḥyá ibn Maʿīn,* *Maʿrifat al-Rijāl (Riwāyat Ibn Muḥriz)* *, vol. 2 (Riyadh: Dār al-Kutub al-ʿIlmīyah, 1994), 24.
[42] Al-Rāzī,* *al-Jarḥ wa al-Taʿdīl* *, 1: 223.
[43] Abū al-Ḥusayn Muḥammad ibn Muḥammad Ibn Abī Yaʿlá,* *Ṭabaqāt al-Ḥanābilah* *, vol. 1 (Beirut: Dār al-Maʿrifah, 1997), 391.
[44] Al-Dhahabī,* *Siyar Aʿlām al-Nubalāʾ* *, 9: 154.

اس سے واضح ہوتا ہے کہ امام ذہبیؒ بھی ان پر رفض کی الزام کی مکمل تردید کر رہے ہیں۔اس بحث سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ مروان بن معاویہ کی طرف سے جو وکیع پر رفض کی نسبت کی گئی ہے اس کی محدثین کرام اور خود وکیع سے تردید ثابت ہو رہی ہے۔

تنبیہ

ڈاکٹر صداقت فریدی نے آپ کا تذکرہ یوں کیا ہے کہ:

> "امام احمد بن حنبلؒ نے یحی بن معین کے حوالے سے کہا ہے کہ "میں مروان بن معاویہ کے پاس ایک لوح (تختی) پر لکھا اپنی آنکھوں سے دیکھا اس میں کچھ اسماء تھے شیوخ حدیث کے کہ فلاں ایسا ہے ایسا ہے اور وکیع کے بارے میں لکھا ہوا تھا کہ وکیع رافضی کہ وکیع رافضی ہے۔"نوٹ:حضرت وکیع کی ثقاہت،عدالت،عفت،شرافت کے بہت سارے اہل علم نے گن گائے ہیں مگر ان کے رافضی ہونے کی کسی سے تردید منقول نہیں۔[45]

اس سے یوں تاثر ملتا ہے کہ وکیع واقعی رافضی ہے۔لیکن حقیقت اس کے برعکس ہے۔کیونکہ ڈاکٹر فریدی صاحب نے اس روایت کا ترجمہ آدھا پیش کیا ہے جو صرف جرح پر موقوف تھا۔اور اس پر یحی بن معین کی تردید،اور مروان کا سکوت اختیار کرنا اور وکیع کا اس تردید سے موافقت ،خوشی کا اظہار کرنا۔ذکر نہیں کیا۔اور یہ رویہ بالکل مناسب نہیں کہ جرح کو تو ذکر کیا جائے اور اس کی تعدیل کو حذف کر دیا جائے۔

خلاصہ بحث

اس مکمل بحث سے یہ بات ثابت ہو رہی ہے وکیع بن جراح ثقہ،حافظ،قابل اعتماد کثیر الروایہ راوی ہیں۔اور محدثین کرام سے آپ کے بارے میں توثیق تعدیل اور مدح تعریف کے اقوال موجود ہیں۔جس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ وہ اسے ثقہ تسلیم کرتے ہیں۔اور آپ کے بارے میں مروان بن معاویہ کا رفض کی نسبت والا قول درست نہیں اور کئی محدثین کرام سے اس کی تردید موجود ہیں۔اور وکیع بن جراح کے رویہ سے خود اس الزام کی تردید ہو رہی ہے۔لہذا وکیع بن جراح پر رفض کا الزام ثابت نہیں۔اور صحاح ستہ کے مصنفینؒ نے آپ کو قابل اعتماد تسلیم کرتے ہوئے کثیر تعداد میں روایات آپؒ سے نقل کی ہیں۔

تجاویز وسفارشات

* کتب رجال کی تمام نسخوں میں وکیعؒ کے تذکرے پر رفض کے الزام والی عبارت کو حاشیہ میں ضعیف اور مردود قرار دے کر شائع کیا جائے۔
* جامعہ درس نظامی کے نصاب میں وکیع بن الجراحؒ کی توثیق متفقہ کو واضح طور پر شامل کیا جائے تاکہ طلبہ میں غلط فہمی پیدا نہ ہو۔
* اہل سنت کے علمی حلقوں میں ایک مستقل سیمینار منعقد کیا جائے جس کا عنوان ہو:"کتب ستہ کے رواۃ پر عائد کردہ فرقہ وارانہ الزامات کا تحقیقی جائزہ"۔
* اس موضوع پر ایک مستقل کتاب چھوٹی کتابچہ یا رسالہ اردو اور عربی میں شائع کیا جائے جو مفت تقسیم ہو۔
* سوشل میڈیا اور ویب سائٹس پر وکیعؒ سے متعلق غلط معلومات پھیلانے والے مواد کی تردید کے لیے ایک مستقل ٹیم تشکیل دی جائے جو مستند حوالوں سے جواب دے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

[45] Ṣadāqat ʿAlī Farīdī, * Sunnī Kutub Ḥadīth ke Shīʿah, Rāfiḍī Rāwī *(Lahore: bab ul ilm , 2023), 134.

Bibliography/ کتابیات

* Al-ʿAsqalānī, Aḥmad ibn ʿAlī ibn Ḥajar. Tahdhīb al-Tahdhīb. Vol. 11. Beirut: Dār al-Fikr, 1984.
* Al-ʿAsqalānī, Aḥmad ibn ʿAlī ibn Ḥajar. Taqrīb al-Tahdhīb. Syria: Dār al-Rashīd, 1986.
* Al-Bājī, Sulaymān ibn Khalaf. al-Taʿdīl wa al-Tajrīḥ li-man Kharaja lahu al-Bukhārī fī al-Jāmiʿ al-Ṣaḥīḥ. Vol. 3. Riyadh: Dār al-Liwā’ wa al-Nashr, 1986.
* Al-Bukhārī, Abū ʿAbd Allāh Muḥammad ibn Ismāʿīl. al-Tārīkh al-Kabīr. Vol. 8. Hyderabad, Deccan: Dā’irat al-Maʿārif al-ʿUthmānīyah, [n.d.].
* Al-Bustī, Abū Ḥātim Muḥammad ibn Ḥibbān. al-Thiqāt. Vol. 7. Hyderabad, Deccan: Dā’irat al-Maʿārif al-ʿUthmānīyah, 1973.
* Al-Dāraquṭnī, Abū al-Ḥasan ʿAlī ibn ʿUmar. Dhikr Asmā’ al-Tābiʿīn wa man Baʿdahum mimman Ṣaḥḥat Riwāyatuhu. Vol. 1. Jeddah: Dār al-Qiblah li al-Thaqāfah al-Islāmīyah, 1989.
* Al-Dhahabī, Muḥammad ibn Aḥmad ibn ʿUthmān. Mīzān al-Iʿtidāl fī Naqd al-Rijāl. Vol. 4. Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmīyah, 1995.
* Al-Dhahabī, Muḥammad ibn Aḥmad ibn ʿUthmān. Siyar Aʿlām al-Nubalā’. Vol. 9. Cairo: Dār al-Ḥadīth, 2006.
* Farīdī, Ṣadāqat ʿAlī. Sunnī Kutub Ḥadīth ke Shīʿah, Rāfiḍī Rāwī. Lahore: Maktabat al-Fārūq, 2010.
* Al-Jurjānī, Abū Aḥmad ʿAbd Allāh ibn ʿAdī. al-Kāmil fī ḍuʿafā’ al-Rijāl. Vol. 1. Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmīyah, 1997.
* Al-Khaṭīb al-Baghdādī, Abū Bakr Aḥmad ibn ʿAlī. Tārīkh Baghdād. Vol. 15. Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmīyah, 1997.
* Al-Mizzī, Yūsuf ibn ʿAbd al-Raḥmān. Tahdhīb al-Kamāl fī Asmā’ al-Rijāl. Vol. 30. Beirut: Mu’assasat al-Risālah, 1980.
* Ibn Maʿīn, Abū Zakarīyā Yaḥyá. Maʿrifat al-Rijāl (Riwāyat Ibn Muḥriz). Vol. 2. Riyadh: Dār al-Kutub al-ʿIlmīyah, 1994.
* Al-Nawawī, Abū Zakarīyā Yaḥyá ibn Sharaf. Tahdhīb al-Asmā’ wa al-Lughāt. Vol. 2. Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmīyah, 1996.
* Al-Rāzī, ʿAbd al-Raḥmān ibn Abī Ḥātim. al-Jarḥ wa al-Taʿdīl. Vol. 1. Beirut: Dār Iḥyā’ al-Turāth al-ʿArabī, 1952.
* Saʿd, Muḥammad ibn. al-Ṭabaqāt al-Kubrā. Vol. 6. Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmīyah, 1990.
* Al-ʿUṣfurī, Khalīfah ibn Khayyāṭ. Ṭabaqāt Khalīfah ibn Khayyāṭ. Beirut: Dār al-Fikr, [n.d.].